یوسف ابن جامی) بعد از حضرت ملا داد سخا را داده؟[1]

ملا جامی بڑے نصیبہ ور تھے جنھیں شاہِ وقت سلطان حسین مرزا بایقرا (عہد حکومت ۸۷۳ھ، ۱۴۶۹ء تا ۹۱۲ھ، ۱۵۰۶ء) جیسے قدردانِ علم وسخی دل اور میر علی شیر نوائی (متوفی ۹۰۶ھ، ۱۵۰۱ء) جیسے صاحب علم وفضل اور جوہر شناس وزیر کا تقرب حاصل تھا۔ اِن دونوں ہی قدردانوں کی علم نوازیوں کے بے شمار واقعات کتبِ تواریخ وتذکروں میں مرقوم ہیں۔ جن اصحابِ علم وحکمت کو مذکورہ اربابِ اقتدار سے فیض پہنچا ان میں سے ملا جامی کو رتبۂ امتیاز حاصل تھا۔ چنانچہ ملا موصوف کی جب وفات ہوئی تو عوام و خواص کے علاوہ بذات خود سلطان حسین مرزا اور اس کے وزیر امیر علی خیر نوائی نے منزلِ جامی میں تشریف لاکر تجہیز وتکفین اور ایصالِ ثواب کے جملہ لوازمات کا اہتمام کیا۔ جس کی تفصیل ملا خاوندشاہ ہروی (متوفی ۹۰۳ھ، ۱۴۹۸ء) کے قلم سے ملاحظہ کیجیے:

"خاقان منصور وامیر علی شیر نوائی وسائر امراء وارکانِ دولت وتمامی اعیانِ ملک وملت بمنزل شریف آنجناب تشریف آوردند ودر اقامت لوازم تجہیز وتکفین بروشِ حضرت سید المرسلین سعی نمودند ونعشِ او را بعید گاہ بردہ نماز گزاردہ بہ تحت مولانا سعد الدین کاشغری آوردہ در پیشِ رویش دفن کردند وحضرت خاقانی ومقرب سلطانی متعاقب یکدیگر اکابر واشراف وسادات وعلماء اطراف را در عیدگاہِ ہرات جمع ساختہ جہت ترویح روح خدمت مولوی باطعام طعام وختماتِ کلام قیام و اقدام نمودند"[2]

وزیر امیر علی شیر نوائی نے مولانائے موصوف کی وفات پر مرثیہ کہا:

---

[1] مذکرِ احباب: ص ۱۷۷ [2] روضۃ الصفاء، جلد ہفتم: ص ۸۶۔